ہم کون ہیں؟

(از جناب حکیم محسن الدین صاحب بقائی)

دہلی کے قدیم مشہور و معروف اور معزز خاندانوں میں ہمارا قبیلہ حکیمان و عطاران بھی ایک ممتاز و نمایاں حیثیت رکھتا ہے ہمارا قبیلہ تقریباً دو ہزار افراد پر مشتمل ہے جس میں حکیم، ڈاکٹر، وکیل بیرسٹر، عالم و فاضل، صوفی و مشایخ، تاجر و مزدور حتیٰ کہ کلرک سے لیکر گزیٹیڈ افیسر تک سب ہی قسم کے لوگ ہیں۔..... اس قبیلہ کے بیشتر افراد حکیم ہیں یا عطار یا پھر تھوک دواؤں کا بیوپار کرتے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس قبیلہ کا نام قبیلہ حکیمان و عطاران مشہور ہو گیا ہے۔ قدیم تہذیب اور قدیم تمدن اس قبیلہ کی اب تک خصوصیت چلی آتی ہے۔ اخلاق و کردار کے اعتبار سے بھی یہ قبیلہ اپنا درجہ بہت بلند رکھتا ہے۔ تقریباً پانچ سو سال سے زیادہ سے یہ قبیلہ دہلی میں آباد ہے۔ اور اپنی خدمت و عظمت کے صلہ میں شاہانِ مغلیہ سے مختلف مناصب و اعزاز خلعت و انعامات بھی حاصل کرتا رہا ہے۔ بقائی و ذکائی خاندان اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہند و پاکستان میں طب یونانی کا نام روشن کرنے والوں میں اس قبیلہ کے متذکرہ ہر دو خاندان بقائی و ذکائی بہت ممتاز و مشہور خاندان شمار کئے جاتے ہیں جس طرح خاندان شریفی کے ذریعہ طب یونانی کو چار چاند لگے ہیں۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ طور سے خاندان بقائی و ذکائی کے ذریعہ طب یونانی شاہی توجہ حاصل کر چکی ہے بخوف طوالت میں اس وقت صرف بقائی خاندان کی طبی خدمات وہ بھی مختصراً پیش کرتا ہوں امید ہے کہ ناظرین قارئین محظوظ ہوں گے۔

(۱) حکیم محمد شفاء اللہ خاں صاحب۔

اس خاندان کے مورث اعلیٰ تھے۔ اور آپ اپنے زمانہ کے نہایت نامور اطباء میں شمار ہوتے تھے۔ مگر شہرتِ دوام اور امتیاز خاص کی دولت آپ کے فرزند حکیم بقاء اللہ خاں صاحب کے نام نامی سے ودیعت ہوئی اور اسی سپوت بیٹے کے نام سے ان کا اور ان کے خاندان کا نام آج تک روشن ہے۔

(۲) حکیم بوعلی خاں صاحب عرف حکیم بھلّو۔

آپ حکیم محمد شفاء اللہ خاں صاحب کے برادر حقیقی تھے اور اپنے زمانہ کے یکتا طبیب تھے اور مرہٹہ پیشوا شاہ جی کے دربار میں شرفِ ملازمت رکھتے تھے۔ شاہ جی آپ کی بڑی قدر و منزلت کرتا تھا۔

(۳) حکیم محمد بقاء اللہ خاں صاحب۔

یہی وہ فخر خاندان طبیب تھے جن کے نام سے خاندان بقائی آج تک موسوم ہے۔ اور اس خاندان میں جو نسخوں کے اشیاف و اکحال آج رائج و مستعمل اور معمول مطب ہیں ان کی موجد آپ ہی کی بزرگ اور باکمال ہستی تھی آپ نے بہت ہی قلیل عرصہ میں شہرت تام حاصل کر لی تھی۔ اور بالآخر بارگاہ شاہی سے ارسطوئے دوراں کا معزز خطاب حاصل کیا تھا۔

(۴) حکیم نجف بخش صاحب بقائی۔

آپ ارسطوئے دوراں حکیم محمد بقاء اللہ خان صاحب جیسے لائق باپ کے فرزند رشید تھے۔ حکمت و مطب کو چار چاند لگا دیئے اور خاندان کا نام اس طرح روشن کیا کہ ہندوستان بھر سے خراج تحسین حاصل کیا۔ اور اکبر ثانی کی بارگاہ سلطانی سے اپنے معرکۃ الآراء معالجوں کے صلہ میں مندرجہ ذیل خطابات حاصل کئے۔ سعید الدولہ سقراط زماں۔ مسیح الملک۔

(۵) حکیم حسام الدین حیدر خاں صاحب عرف حکیم منجھلے۔

سعید الدولہ، سقراط الزماں۔ مسیح الملک کے جانشین اور فرزند رشید تھے۔

باپ کی طرح انھوں نے بھی دربار شاہی سے اکمل الحکماء اور جالینوس زماں کا خطاب حاصل کیا۔ اور وہ وہ معرکہ کے علاج کئے جن کی شہرت اب تک اطراف واکناف دہلی میں قایم ہے۔ آپ فرشتہ صفت و فرشتہ منش اور فرشتہ صورت حاجی الحرمین تھے اور تسلی و تشفی مریضاں میں خاص دستگاہ رکھتے تھے۔

(۶) حکیم قیام الدین خالصاحب بقائی۔

آپ حکیم حسام الدین حیدر خاں صاحب عرف حکیم منجھلے صاحب کے فرزند رشید تھے۔ آپ کا مطب مرجع خلائق بنا رہتا تھا۔ اور آنکھوں کے تو پیچیدہ سے پیچیدہ امراض کے مریض علاوہ ہندوستان کے مصر و شام و عرب و بصرہ و بغداد سے آتے تھے اور حسب ہدایت حکیم صاحب موصوف ایک ایک دو دو ماہ بغرض علاج قیام کرتے اور بفضلہ کامیاب و بامراد ہو کر ہزاروں دعائیں دیتے ہوئے اپنے وطن واپس چلے جاتے تھے۔ غرضکہ اس خاندان نے طب یونانی کی ایسی خدمت کی ہے جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اور یہ خاندان اسی طرح اب تک طب یونانی سے وابستہ چلا آرہا ہے اور طب یونانی اس خاندان کا جزو لاینفک ہو چکا ہے۔ ماضی قریب کی چند مقتدر اور بزرگ ہستیاں بھی اپنے خلوص اور ایثار کی بنا پر دہلی اور اکناف دہلی میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔

(۷) حکیم لطیف حسین خالصاحب بقائی۔

آپ ایک بہت ہی بزرگ اور باکمال انسان تھے اکثر دوران مطب میں آپ سے اعجاز مسیحائی جیسے کرشمے ظاہر ہوا کرتے تھے۔ آپ تشخیص مرض مریض کے چہرہ اور بشرہ ہی سے کر لیا کرتے تھے آپ ہی کے مطب کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص نے از راہ تمسخر کسی چوپائے کا قارورہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے متانت اور سنجیدگی نیز اپنی عادت کے موافق چوپائے کے حسب حال نسخہ کو تجویز فرما دیا۔

(۸) حکیم مولوی مصباح الدین خالصاحب بقائی۔

آپ ایک طبیب ہونے کے علاوہ متبحر عالم بھی تھے۔ آپ کی حذاقت اور علم کا شہرہ دور دور تک تھا۔ اسی بنا پر سلطان العلوم خسرو دکن حضور نظام نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا تھا اور نظام بذات خود آپ کی عزت کرتا تھا آپ نے اپنی تمام زندگی نظام کے سایۂ عاطفت میں ہی طب یونانی کی خدمت کرتے کرتے گذار دی۔

(۹) حکیم بشیر الدین احمد خالصاحب بقائی۔

آپ ایک خاموش طبیعت انسان تھے۔ اور اپنی تمام زندگی نہایت خاموشی کے ساتھ پابندئ وضع طبی خدمت کرتے رہے۔

(۱۰) حکیم حاجی سمیع الدین احمد صاحب بقائی۔

آپ ایک روشن ضمیر متوکل اور قانع بزرگ تھے۔ اور طب یونانی کے ساتھ طب روحانی کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ہندوستان کے امراء و روساء آپ سے استفادہ کرتے تھے اور آپ اپنے وقت کے چوٹی کے طبیب تھے اور اپنی طبی قابلیت والاہیت کی بنا پر بہت مشہور رہتے تھے۔

(۱۱) حکیم مکرم الدین احمد صاحب بقائی

دور حاضرہ میں آپ کی ہستی قابل قدر اور باعث افتخار تھی آپ حکیم قیام الدین صاحب بقائی کے فرزند ارجمند اور جانشین تھے آپ نے پورے ساٹھ سال مطب کے ذریعہ طبی خدمات نہایت تندہی اور جانفشانی کے ساتھ انجام دی ہیں آپ مرنجان مرنج خوش خلق و خوش عادت، بزرگ صورت اور بزرگ سیرت کہنہ مشق طبیب تھے۔ آپ کا مطب وسط دہلی حوض قاضی گلی حکیم بقا میں واقع تھا اور اب تک مایوس مریضوں بالخصوص مریضان چشم کی یونانی طبی مستند اور مشہور امید گاہ تھا۔

(۱۲) حکیم حافظ محمد ناصر الدین احمد صاحب بقائی۔

آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ حافظ سمیع الدین خالصاحب بقائی اور قبلہ حکیم مکرم الدین احمد صاحب مرحوم و مغفور کے ظل عاطفت میں گزرا تھا۔ آپ نہایت ذکی الفہم وطباع ذہین

صادق القول۔ صالح الاعمال نوجوان تھے مذکورالصدر دونوں بزرگوں کی صحبت اور خصوصی توجہات نے آپ میں ایک طرف تو رموز و نکات منکشف کر دیئے تھے۔ اور دوسری طرف کشف و کرامات پیدا ہو چکے تھے۔ آپ کا دل ایک دردمند دل تھا۔ جو ہر قسم کے مریضوں کے واسطے مصروف مداوا رہتا تھا۔ آپ نے اپنی زندگی کے بہت ہی قلیل عرصہ میں زیادہ سے زیادہ مخلوق خدا کی بے لوث خدمت کی اور عین عالم جوانی میں انتقال فرمایا۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا
محروم رہا دولت دریا سے وہ غوّاص
کرتا نہیں جو صحبت ساحل سے کنارا
(اقبالؔ)

ہوالشافی

نسخۂ کیمیا

مریضِ گناہ کے لئے مرحبا — کسی نے یہ نسخہ لکھا ہے بھلا
تفقری کی جڑ برگ توحید کے — حیا کے ہوں گل تخم اخلاق کے
یقین کا بہیڑہ تواضع کی ہڑ — توکل کا ہو آملہ پُر اثر
مُبصر بھی ہو صبر کا اے اخی — ملا خاکساری کی پھر خاکسی
دیانت کا پھر بادیان ڈالیو — ثنا ورشب زندہ داری کی ہو
قنادکے ہوں ہونگے ہگر لال لال — مہیا کرے جانِ بیداری کی چھال
ترازو میں پھر ضبط کی تول لے — کہ ہم وزن ہر ایک ہو ہر ایک کے
یہ سب ہاونِ معرفت میں رکھے — ریاضت کے دستے سے پھر کوٹ کے
کرے عرق سے پھر خجالت کے تر — تعشق کے چولھے پہ رکھے مگر
اضافہ میں یہ تین چیزیں دلا — خموشی کا ہو شہد اول ذرا
دوم تربتِ شکر بھی ڈالیو — سوم قندِ شیریں زبانی کا ہو
محبت کی لکڑی کی پھر آنچ دے — ہوائے طہارت سے ٹھنڈا کرے
رکھے اس کو شیشے میں پھر ضبط کے — اس انداز سے روز کھایا کرے

کہ پہلے تو توبہ کا پھانکے سفوف — کہ تا مادہ دل پر نہ آئے خسوف
عقیدت کے چمچے سے اسکو پیے — مگر اتنی چیزوں کا پرہیز دے
نہ کھائے کبھی لوبھ کا لوبیا — نہ مولی چکھے مالکی مطلقا
نہ زر کی گذر بیر کے بیر پر — نہ سیبِ فریبی پہ ڈالے نظر
ہے شلغم بھی دنیا کے غم کا مُضر — ہوا و ہوس کا ہر لیبا مُضر
مگر شور کا شوربہ بھی نہ کھائیے — نہ چاول پہ وسواس کے من چلائیے
کوئے ترش دولی کا سرکہ تباہ — بہت ہی مضر طمع کی نان خواہ
حسد کی نہ چھو ہاتھ سے دال کو — نہ کھا چڑچڑا اپنے غصہ کا تو
نہ دروغ دردوغ اپنے ہاتھوں سے چھو — نہ چکھ رنج کی ترنج اے نکو
ریا کی تزدلی تو رس رس کا بھی — مضر نیند کا بھی ہے سویا اخی
خرابی ہے غیبت کے بھی گوشت سے — مناسب ہے ان سب سے بچا رہے
یقین ہے بفضل خدا و رسول — مریضِ گناہ کو شفا ہو حصول
گناہ کا مرض گرچہ ہے لا دوا — مگر ہے یہ نسخہ بھی اکسیر سا

نظر جس پہ مرشد کی اظہار ہو
تو ایک پل میں نسخہ یہ تیار ہو

(ماخوذ)